نارحامِیَہ برسابّین صحابیۃ ملک معاویہ
(۱۳۷۳ھ)

دشمن معاویہ پر مقبولی تلوار

از قلم
مفتی محمد محبوب علی خان قادری
رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ

تخریج
مفتی سید مبارک امجدی ضیائی

نارحامِیہ برسابِّین صحابیۃ ملک معاویہ
(۱۳۷۳ھ)

دشمن معاویہ پر مقبولی تلوار

از قلم
مفتی محمد محبوب علی خان قادری
رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ

تخریج
مفتی سید مبارک امجدی ضیائی

تفصیلات

نام: دشمن معاویہ پر مقبولی تلوار

مصنف: محب الرضا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب علی خان قادری رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ

تخریج: سید مبارک امجدی ضیائی

زیر نگرانی: شمس العلماء اعلیٰ حضرت پیر سید مقبول احمد شاہ قادری ہانگل شریف

سنہ اشاعت: ۱۴۴۵ھ (بمطابق ۲۰۲۴ء)

صفحات: ۴۰

ایڈیشن: پہلا ایڈیشن

All rights reserved.
Copyright © 2024 Abde Mustafa Publications

نارحامِیَہ برسابّین صحابیۃ ملک معاویہ

(۱۳۷۳)

دشمن معاویہ پر مقبولی تلوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

فہرست

استفتا 2

الجواب 2

بدمذہبوں سے میل جول کا شرعی حکم 27

بدمذہبوں سے میل جول ممنوع احادیث مصطفٰی ﷺ سے بھی ثابت 29

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: 32

حضور صدر الشریعہ کا فرمان 32

نار حامیہ بر سابین صحابیۃ ملک معاویہ (۱۳۷۳)

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زید جو سنیوں کی مسجد کا امام ہے۔ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے اور اسی کی لوگوں میں تبلیغ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم کے صحابیوں میں کافر و مشرک و منافق ومسلم عادل و فاسق و فاجر سب ہی تھے اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اسلام کا باغی و طاغی زانی و شرابی وجہنمی بتاتا ہے۔ یہ عقائد کیسے ہیں۔ مفصل بیان فرمائیے۔ اور ایسے عقائد والا شخص اہل سنت کا امام ہو سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی

حاجی مصطفے ابن حاجی ولی محمد حلوائی

مدنپورہ ممبئی نمبر (۸)

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کیا دنیائے رفض میں تیر بازی کی اس سے بدترین مثال ہے، معاذ اللہ دنیا کے کسی کافر و مشرک کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے صحابہ میں کافر مشرک منافق سب ہی تھے۔ معاذ اللہ ہاں رافضی کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے، اور روافض سے ہی ساز باز کرا کے بنارسی داس نے یہ خبیث عقیدہ، اور تبرا پھیلایا ہے، یا اس تقیہ باز وہابی، دیوبندی ندوی و سنبھلی کا یہ ناپاک عقیدہ ہو

سکتا ہے۔ جس نے بیان کیا کہ ابو جہل مجھے ملتا تو میں اس کی آنکھوں کو چوم لیتا اسے بوسہ دیتا۔ کیونکہ اس کی آنکھیں بڑی مقدس ہیں، اس کی آنکھوں نے پیغمبر خدا کو دیکھا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

مسلمان بھائی غور کریں کہ اس وہابی، دیوبندی، ندوی و سنبھلی کے اس گندے گھنونے قول سے عداوت رسول کس طرح ظاہر ہو رہی ہے۔ اور ابو جہل کی جانشینی بھی پوری پوری کھل رہی ہے کہ اس مسلم نما ابو جہلی کو ابو جہل خبیث کی کفری شرک کی آنکھیں نظر آئیں کہ بیٹھے کو باپ کے پوتے کو دادا کے دیکھنے کا شوق ہوتا ہی ہے۔

اور بے دین کو صدیقی و فاروقی و عثمانی و حیدری و بلالی ایمانی آنکھیں سوجھائیں نہ دیں کیونکہ ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے۔ ان وہابی، ندوی، سنبھلی وزید مذکور نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو پہنچانا ہی نہیں انہوں نے اپنی بے دینی اور رافضیوں کی شاگردی سے یہ سمجھا کہ کافر مشرک منافق جس نے بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کو ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا وہ صحابی ہے۔ حالانکہ صحابی کے لئے ایمان و اسلام شرط اول ہے۔

ورنہ کافروں مشرکوں کے بارے میں تو ارشاد فرمایا:

﴿وَ تَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ﴾

یعنی تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

(الأعراف ،آیت:۱۹۸کنزالایمان)

توزید رافضی عقیدہ رکھتا اور اسی کو پھیلاتا ہے۔

حضرات صحابہ کی شان والا میں قرآن عظیم نے یوں خطبہ فرمایا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ

یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾

یعنی اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہیں، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ (اچھی سیرت) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (المائدہ، آیت: ۵۴، کنزالایمان)

دیکھئے! حضرات صحابہ کرام اللہ کو پیارے اور اللہ ان کا پیارا اور مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور کسی ملامت کرنے والوں کی ملامت کا اندیشہ نہ کرنے والے اور ان پر اللہ کا فضل ہے۔ صرف ان سات صفتوں پر ہی کوئی عقل وانصاف والا غور کرے تو اسے اقرار کرنا پڑے کہ کافر، مشرک، منافق، فاسق و فاجر سب اس سے خارج ہیں وہی نفوس قدسیہ تھے جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آتا تھا۔ زید کا عقیدہ ہے وہ چھپا ہوا رافضی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے قرآن و حدیث سے قطعًا منہ موڑ لیا۔ اور ابلیس کے پیچھے لگ کر ابلیس کا داس بن گیا۔

قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ﴾

یعنی بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔(سورۃ التوبہ، آیت:۱۰۰، کنزالایمان)

آیت نے صاف بتایا کہ بنارسی داس کافر، مشرک، منافق کہتا ہے۔ مگر حضرات صحابہ میں فاسق و فاجر بھی نہیں ہیں۔ فالحمدللہ

صحابیِ رسول ہی ہیں جس نے ایمان لانے کے بعد حضور اقدس ﷺ کا دیدار کیا اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا اسی کیلئے اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں اور یہ انعام و اکرم ہیں۔ فالحمداللہ

اور زید اپنے عقیدہ رفض کی وجہ سے ان حضرات میں اس زمانہ کے کافروں، مشرکوں، منافقوں کو بھی شامل و داخل کر رہا ہے تو اس کے نزدیک ان انعامات کے حقدار مشرک، کافر، منافق سب ہی ٹھیرے والعیاذباللہ تعالیٰ۔

مسلمان بھائی سنئے کہ کافروں، مشرکوں، منافقوں کے لئے قرآن فرماتا ہے:

﴿اَهٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ﴾

یعنی کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (سورۃ الاعراف، آیت:۴۹، کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿ وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ اَنۡ اَفِيۡضُوۡا عَلَيۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ‌ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴾

یعنی جہنمی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں۔

(الأعراف ،آیت :۵۰،کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ﴾

یعنی بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ،وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔(البینة ،آیت :۶،کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمۡ‌ ۚ ﴾

یعنی بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا(النساء۔آیت:۱۴۲،کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَكٰذِبُوۡنَ‌ ﴾

یعنی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔(المنافقون،آیت:۱،کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا﴾

یعنی بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔(سورۃ النساء۔آیت:۱۴۵،کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا﴾

یعنی اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔(سورۃ الطلاق،آیت:۱۰،کنزالایمان)

غرض قرآن حکیم میں بکثرت ایسی آیتیں ہیں اور زید ان تمام آیتوں کا منکر ہے۔قرآن کی آیتوں کا انکار کر کے وہ کون ہوا۔اور قرآن کی ہر آیت کا انکا کفر ہے یا نہیں۔اب قرآن شریف کھول کر پڑھو اور شمار کرو کہ کتنی آیات الٰہیہ کا زید نے انکار کیا۔والعیاذ باللہ تعالی۔

اور قرآن عظیم سے کافروں کی شان بیان فرمائی:

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾

یعنی تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔

(سورۃ البقرہ،آیت:۸۵،کنزالایمان)

اور احادیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوا فِي وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْغُضُ كُلَّ مُبْتَدِء ۔

یعنی جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ۔اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔(کنزالعمال،کتاب الایمان،فصل فی البدع،رقم الحدیث:۱۶۷۲،ج:۱،ص:۲۰۰)

اور حدیث شریف ہے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ

یعنی جب فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی (تعریف کی) وجہ سے اس کا عرش لرز جاتا ہے۔

(شعب الایمان،باب فی حفظ اللسان۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۔ج:۴،ص: ۲۳۰،رقم الحدیث: ۴۸۸۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب ،باب حفظ اللسان، صفحہ :۴۱۴)

اور یہ بھی حدیث پاک ہے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کائنات ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْضَبُ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِى الاَرْضِ

یعنی جب زمین پر فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو بیشک اللہ عزّوجلّ غضب فرماتا ہے۔

(رواي ابو يعلى فى مسنده ،رقم الحديث :۲۷۳۰)

ان مبارک حدیثوں کو پڑھ کر ثابت ہو کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کوئی فاسق و فاجر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں ان کی تعریف وتوصیف کے خطبے موجود ہیں۔

فسبحن اللہ و بحمدہ

خود قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾

یعنی بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت:۱۱۷، کنزالایمان)

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم حضرات صحابہ کی شان میں فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا جابر ابن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَو رأى من رَآنِي

یعنی اس مسلمان کو، جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا، جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔(جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فصل من رای النبی، جلد: ۱، صفحه: ۵۹۷، رقم الحدیث:۳۸۵۸ و مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب المناقب، باب المناقب الصحابة، صفحه: ۵۵۴، رقم الحدیث: ۶۰۱۳)

حضرت ابي سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اور حضور سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: نَصِيفَهُ يَعْنِي نِصْفَ الْمُدِ.

یعنی میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو میرے صحابی کے ایک مد بلکہ نصف مد کے (اجر کے) برابر بھی نہ ہوگا۔ امام ترمذی کہتے ہیں:۱-یہ حدیث حسن صحیح ہے، ۲-آپ کے قول نصیفہ سے مراد نصف (آدھا) مد ہے۔(صحیح البخاری ،کتاب فضائل الصحابة، جلد: ۱، صفحه: ۷۰۱، رقم الحدیث: ۳۶۷۳ ، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة جلد: ۱، صفحه: ۱۰۲۶، رقم الحدیث :۲۵۴ ، سنن أبي داؤد،

کتاب السنن ،رقم الحدیث: ۴۶۵۸، جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فصل من رای النبی ،جلد: ۲، صفحہ: ۵۹۷، رقم الحدیث: ۳۸۶۱)

حضرت انس ابن مالک اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

إن الناس يكثرون وإن أصحابي يقلّون فلا تسبّوا أصحابي، فمن سبهم فعليه لعنة الله

یعنی لوگ زیادہ ہوں گے اور میرے صحابہ کم ہوں گے تو صحابہ کو برا نہ کہو، جو صحابہ کو برا کہے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔(اخرجہ طبرانی فی الدعاء ،باب ذکر من لعنہ رسول اللّٰہ، صفحہ: ۵۸۱، رقم الحدیث: ۲۱۰۹ , اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی فضائل الصحابۃ، باب فی فضائل عبد اللہ بن عباس ،جلد: ۱، صفحہ: ۵۲ ،رقم الحدیث :۸)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ -

یعنی جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا بھلا کہتے ہوں تو کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، جلد: ۱، صفحہ: ۵۹۸، رقم الحدیث: ۳۸۶۶)

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عطاء ابن رواح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلائِكَةِ , وَالنَّاسِ أجمعين

یعنی جو میرے صحابہ کو برا کہے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی سب کی

لعنت ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر، رقم الحدیث: ۱۲۷۰۹ ، رواہ ابن ابی شیبۃ ،رقم الحدیث: ۳۳۰۸۶)

اور ارشاد اقدس ہے۔ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا ، فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا صَرْفًا وَلا عَدْلاً

یعنی بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے اصحاب کو چن لیا، پس ان میں بعض کو میرے وزیر اور میرے مدد گار اور میرے سسرالی بنادیا، پس جو شخص ان کو برا کہتا ہے ، ان پر اللہ کی لعنت اور سارے انسانوں کی لعنت،قیامت کے دن نہ ان کا کوئی فرض قبول ہوگا،اور نہ ہی نفل۔ (رواہ المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث :۴۶۷ ، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث :۱۳۸۰۹، المستدرک علی الصحیحین :رقم الحدیث:۶۶۸۶)

اور ارشاد عالی ہے ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:لعَن اللهُ مَن سبَّ أصحابي یعنی میرے صحابہ کو برا کہنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

(رواہ البزار ،رقم الحدیث: ۵۷۵۳)

اور ارشاد والا ہے: حضرت عبداللہ ابن مُغَفَّل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

یعنی: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملہ میں، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملہ میں، اور میرے بعد انہیں ہدف ملامت نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا، جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ وہ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔(جامع الترمذی، كتاب المناقب، باب فيمن سب اصحاب النبى ،جلد: ۱، صفحه: ۵۹۷، رقم الحديث :۳۸۶۳)

اور فرمان اقدس ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وسيأتي قوم يسبونهم و ينتقصونهم ، فلا تجالسوهم ولا تشار بوهم ، ولا تؤاكلوهم ولا تناكحوهم .

یعنی عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا۔ (المعجم الكبير للطبراني،ج: ۱۷،ص:۱۴۰، كنز العمال للمتقى ، جلد: ۱۱، صفحه: ۵۲۹، رقم الحديث: ۳۲۴۶۸، جمع الجوامع للسيوطي ،رقم الحديث: ۴۶۳۲، جامع الاحاديث، جلد: ۴ ،صفحه: ۶۰۲، رقم الحديث: ۳۵۴۰)

جب اس بدگو سے اسلامی تعلقات ہی رکھنا حرام فرمادیا تو اسکی اقتدا میں نماز پڑھنا کیسا وہ داس ہو یا داسی یا رافضی یا وہابی یا دیوبندی۔

اور ارشاد فرماتے ہیں ﷺ: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا اراد اللّٰہ برجل من امتی خیرا القی حب اصحابِ فی قلبہ

یعنی جب میرے کسی امتی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی دل میں میرے صحابہ کی محبت ڈال دیتا ہے۔(رواہ الدیلمی)

معلوم ہوا کہ جس مسلمان کے دل میں صحابہ کی محبت ہے وہ اچھا بھلائی و خیریت والا ہے اور جس کے دل میں صحابہ کی عداوت ہے۔ اگر چہ ایک کی ہے۔ وہ برا شریر خست شرارت و خباثت والا ہے، اور ابلیس کا داس ہے، اختصار منظور ہے۔ لہذا ان حدیثوں پر ہی اختصار کرتا ہوں۔

ان احادیث مبارکہ نے بتایا کہ جس نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہا ان کی توہین کی وہ اللہ کا معلون ہے۔ فرشتوں کا ملعون اور تمام انسانوں کا معلون ہے اس کا فرض و نفل سب اکارت ہے، نا قابل قبول نا مقبول مردود ہے۔ اس سے اسلامی تعلقات رکھنا حرام ہے۔ وہ اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا ہے۔ وہ بدتر وہ خدا اور رسول کا دشمن ہے۔ وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہیں۔ خود حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مراتب بیان فرمائے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی تعریف و توصیف فرمائی۔ ائمہ دین نے ان کی مدح کے خطبے لکھے۔

حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی عُمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيب.

یعنی الٰہی ! معاویہ کو راہ نما، راہ یاب کر، اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (جامع الترمذی ،کتاب المناقب، باب مناقب معاوية، جلد: ۱، صفحه: ۵۹۵،رقم الحديث :۳۸۴۲)

یعنی حدیث فی نفسہ حسن ہے۔ غریب باعتبار راوی کے ہے۔

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد المعروف ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے ہیں:

" فتامل هذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعيته لامته لا سيما اصحابه مقبولة غير مردودة تعلم ان الله سبحانه استجاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا الدعاء لمعاوية فجعله هاديا للناس مهديا في نفسه ومن جمع الله له بين هاتين المرتبتين كيف يتخيل فيه ما تقوله عليه المبطلون ووصمه به المعاندون معاذ الله لا يدعو رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الدعاء الجامع لمعالى الدنيا والآخرة المانع لكل نقص نسبته اليه الطائفة المارقة الفاجرة الا لمن علم صلى الله عليه وسلم انه اهل لذلك حقيق بما هنالك "

ترجمہ: پس غور کرو یہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا بلا شبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابہ کرام کے حق میں مقبول ہے، رد ہونے والی نہیں۔ تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول فرما کر ان کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے رہنما بنا دیا اور جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ یہ

دونوں مقام جمع فرمادے اس کے بارے میں وہ سب کچھ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے، جو باطل پرست ان کے خلاف کہتے ہیں اور جو معاندین ان پر عیب لگاتے ہیں معاذ اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دعا کہ جو دنیا و آخرت کے بلند مقامات کی جامع ہے اور ہر اس نقص کی مانع ہے، جس کی نسبت فاسق و گمراہ فرقہ حضرت امیر معاویہ کی طرف کرتا ہے، صرف اسی کے حق میں کر سکتے ہیں، جو حقیقتاً اس دعا کا اہل و حق دار ہو۔" (تطهير الجنان، الفصل الثاني، صفحه 49، دار الصحابه للتراث)

علامہ اجل شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ومن يكن يطعن فى معاوية فذاك كلب من كلاب الهاوية

یعنی جو حضرت معاویہ پر طعن کرے، تو وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے۔

(نسيم الرياض في شرح شفاء القاضى عياض، القسم الثانى، جلد 3، صفحه 430)

حدیث دوم:

حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی عُمیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِ بِهِ

یعنی تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھلے طریقہ سے کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے اللہ! ان کے ذریعہ ہدایت دے۔

(حواله مرجع السابق رقم الحديث :٣٨٤٣)

مسلمان ان دونوں ہی صفتوں پر غور کریں کہ سرکار اعظم نے آپ کے ہادی ہونے اور ہدایت یافتہ ہونے کی دعا فرمائی جو اس دعا کے قبول نہ ہونے کا مدعی ہو وہ اسی مرتبہ کی حدیث پیش کریں ورنہ بلا دلیل دعوی مردود اور مدعی کذاب و دجال و مفتری علی اللہ والرسول ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کی یہ دعا بھی قبول فرمائی، تو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہادی بھی ہونے اور مہدی بھی اور انہیں کے ذریعے لوگوں کو ہدایت حاصل کرنے کی بھی دعا فرمائی تو انہیں دونوں حدیثوں سے ہی زید پر مکرو کید ساری باتیں سارے اعتراض رفو چکر ہو گئے کیونکہ اللہ کے محبوب کی مبارک دعا کی برکت سے جو شخص ہادی مہدی بنا اس میں فسق و فجور نہیں ہونا چاہئے پس زید بے کید کے شرابی و زانی وغیرہ کے سارے داغ و دھبے قطعاً دفاع ہو گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین

تیسری حدیث شریف: رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

"وصاحب سری معاویة بن ابی سفیان

یعنی میرے رازدار ہیں امیر معاویہ ابن ابی سفیان (رواہ الامام احمد ابن حجر الهیتمی فی التطهیر)

سنی مسلمان غور کریں کہ حضور اقدس ﷺ حضرت معاویہ کو کن کن مرتبوں اور درجات عالیہ اور مناصب جلیلہ سے نواز رہے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین

کیا ان خصوصی فضیلتوں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مخصوص نہیں ہیں، اور یہ بھی آپکی خصوصی وفضیلت ہے کہ آپ حضور سرکار رسالت کی بارگاہ عالی میں کاتب وحی بھی رہے ہیں۔

جیسا کہ مسلم شریف وغیرہ کی حدیثوں میں ہے: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

کان معاویة یکتب بین یدی النبی ﷺ حسن الکتابة فصیحا حلیما و قورا

یعنی حضور اقدس ﷺ کے کاتبوں میں حضرت معاویہ اچھا لکھنے والے تھے اور فصیح و حلیم اور بردبار تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب من فضائل ابی سفیان ابن حرب، جلد: ۱، صفحہ: ۱۰۱۴،

رقم الحدیث : ۲۵۹۱)

اور ظاہر ہے کہ کاتب وحی راز دار و آمین ہو گا۔ کیا جلالت شان ہے حضرت سیدنا امیر معاویہ کی سبحان اللہ وبحمدہ ولوکرہ البطاغون ولوکرہ الملحدون

اور زید تو اپنے اس گندے عقیدے کی وجہ سے خود حضرت مولی علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ وجہ الکریم کا بھی باغی و غدار ہے۔

کہ آپ ارشاد (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ) فرماتے ہیں:

قَتْلايَ وَ قَتْلَى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ

یعنی میرے لشکر اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر کے مقتول سب جنت میں ہیں۔ (المعجم الکبیر، ج: ۱۹ ،ص :۳۰۷،رقم الحدیث : ۶۸۸،مجمع الزوائد، ج: ۹،ص:۵۹۶ ،رقمالحدیث : ۱۵۹۲۷)

مسلمان غور کریں کہ زید کذاب دجال ہوا یانہیں اور بخاری شریف میں حضرت اکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ حضرت ابن مُلیکہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا کہ:

هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ ، قَالَ : إِنَّهُ فَقِيهٌ وفی روایة أصَابَ؛ إنَّه صاحب النبی ﷺ

یعنی میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک رکعت ملا کر وتر پڑھتے ہیں۔ تو میں نے فرمایا۔ وہ فقیہ ہیں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وعلیٰ واصحابہ وسلم کے دربار میں حاضر رہنے کا شرف حاصل کیا وہ

صحابیِ رسول ہیں۔(صحیح البخاری، جلد:۱، صفحہ:۵۳۱، رقم الحدیث:۳۷۶۵)

سنی بھائی غور کریں کہ حضرت عبداللہ بن عباس جو خود فقیہ اور سید المفسرین ہیں ۔ وہ کس شان سے حضرت معاویہ کی عظمت وبزرگی بیان فرماتے ہیں ۔ یہی صفات جلیلہ تھیں جن کی وجہ سے مورخین نے اتفاق کیا کہ خلافت عثمانی کے بعد حضرت عثمان کے بعد حضرت سیدنا معاویہ کے دور احادث میں جو فتوحات اور تبلیغ اسلام ہوئی ہے ۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے ۔ تاریخ اسلام میں اسکی مثال نہیں ملتی ۔ افریقہ آپ کے دور میں فتح ہوا۔ افریقہ کے لوگوں کو دولت اسلام آپ ہی کے طفیل میں ملی ۔ فالحمد للہ علی ذالک

ثانیا: علم اصول میں مبرہن و محقق ہو چکا کہ محدث جلیل علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ كُلُّهُمْ عُدُول

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،ج: ۱،ص:۱۰۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل (ثقہ) ہیں۔ اور حضرت سیدنا معاویہ تو خصوصیات والے عظیم الرتبہ صحابی ہیں۔

ثالثا: حضرت معاویہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی آلہ وسلم کے خسرالی رشتہ دار بھی ہیں یعنی ام المومنین حضرت سیدنا حبیبہ بنت ابوسفیان کے بھائی ہیں۔ لہذا ہر امتی کو ان سے نیاز مندی رکھنا ضروری ہے۔

فسبحان اللہ وبحمدہ

اور قرآن عظیم میں ارشاد کرتا ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَسْـئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾

یعنی تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

(سورۃ الشوریٰ، آیت :۲۳،کنز الایمان)

الحمد اللہ اہلسنت کا اسی پر عمل و عقیدہ ہے۔

رابعاً: شہزادے زمن حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو مسلمان آپنا مقتدی اور پیشوا مانتا ہے اس پر ضروری ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت غلامی رکھے ورنہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نافرمان و غدار ہو گا کہ آپنے حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح و دوستی کرلی اور یہ دشمنی رکھتا ہے۔

خامسا: حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کرکے خلافت راشدہ علی منہاج النبوہ کو تیس برس پر تمام کرکے حضرت سیدنا معاویہ کی امارت و حکومت کو بخوشی قبول کرلیا، مان لیا تو آپ اولو الامر ہو گئے۔

اور قرآن عظیم کا ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾

یعنی اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ (سورۃ النساء۔ آیت :۵۸، کنز الایمان)

اور اگر اولی الامر کی تفسیر سے مجتہد لے تو حضرت امام المفسرین سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گواہی بخاری شریف سے گزر چکی۔ انہ کان فقیھا ۔ تو آپ فقیہ مجتہد بھی ہوئے۔ بہر حال آپ کی فرمانبرداری و تابعداری کرنا بحکم قرآن ضروری ہے۔ اور آج جو آپ کا نافرمان ہے، وہ قرآن کا نافرمان اور رحمٰن جل جلالہ کا باغی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا غدار ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

سادسا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن پاک میں ہے:

﴿لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾

یعنی تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔ (الحدید،:۱۰)

علامہ شمس الدین محمد بن احمد الانصاری قرطبی اس آیت کے تحت فرمایا:

" فِيهِ خَمْسُ مَسَائِل : --- الخامسة - قوله تعالى: (وكلا وعد الله الحسنى) أي المتقدمون المتناهون السابقون، والمتأخرون اللاحقون، وعدهم الله جميعا الجنة مع تفاوت الدرجات"

ترجمہ: اس میں پانچ مسائل کا ذکر ہے۔ پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے یعنی سبقت کرنے والے پہلے اور بعد میں شامل ہونے والے متاخرین اللہ تعالیٰ نے ان سب سے درجات کے فرق کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن المعروف تفسیر قرطبی، جزء 17، صفحہ 205، 207، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

"و كلا --- اى كل واحد من الفريقين من الصحابة الذين أنفقوا قبل الفتح والذين أنفقوا

بعده وَعَدَ اللّٰه الحسنى ، لا يحل الطعن في أحد منهم ولا بد حمل مشاجراتهم على محامل حسنة واغراض صحيحة او خطأ فى الاجتهاد --- والله بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ عالم بالبواطن كعلمه بالظواهر فيجازى كلا على حسبه "

ترجمہ: اور تمام یعنی وہ صحابہ کرام جنہوں نے قبل فتح مکہ خرچ کیا اور جنہوں نے بعد فتح مکہ خرچ کیا ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنی کا وعدہ فرمالیا۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں طعن کرنا حلال نہیں ہے اور ان کے مشاجرات کو اچھے محامل اور درست اغراض یا اجتہادی خطا پر محمول کرنا ضروری ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے۔ وہ باطن کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے، تو وہ ہر ایک کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔(تفسیر مظھری، جلد 9 صفحہ 192)

ذرا ملاحظہ ہوں اللہ تعالی نے تمام صحابہ کرام کو اپنے خطاب سے نوازا انھیں دو گرہ بتایا ایک فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے اور خرچ کرنے اور جہاد کرنے والے دوسرے فتح کے بعد خرچ کرنے اور جہاد کرنے والے اس دوسرے گروہ میں حضرت سیدنا معاویہ و حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ پہلے گروہ کو بہت مرتبہ والا فرمایا پھر ارشاد ہوا: وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اللہ نے ان سے جنت کا وعدہ فرمایا۔

اب اگر وہابیہ دیوبندیہ کی طرح زید بھی اللہ تعالی کو جھوٹا اور وعدہ خلاف مانتا ہے تو کافر مرتد ہے۔ اور اگر اللہ کے وعدے کو سچا مانتا ہے تو کافر جہنمی بتا کر عقیدہ رکھ کر کہ قرآن کا انکار کر کے کافر مرتد ہوا۔ بہر حال بنارسی داس کی اگلی چھلی دونوں گلیاں بند ہوگئیں۔ فسبحان اللہ وبحمدہ اب بنارسی داس و داسی کان کھول کر سنیں کہ جن سے اللہ نے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کی شان اللہ تعالی یوں بیان فرماتا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

یعنی بیشک جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (سورۃ الانبیاء، آیت: ۱۰۳/۱۰۲/۱۰۱، کنز الایمان)

بنارسی داس آپ کو جہنمی لکھ کر اور زید جہنمی بتا کر کہ ان چاروں آیات قرآنیہ کا انکار کر کے کافر مرتد ہوا۔
ارشاد باری ہے۔ بیشک وہ لوگ جن سے ہم نے حسنی بھلائی کا وعدہ فرما لیا ہے۔ وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ جہنم کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں غم میں نہ ڈالیں گے، وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان سے ملاقات کریں گے۔ اور خوشخبری دیں گے کہ آج ہی کا دن ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ اس آیت نے بھی آپ کو فسق و فجور سے پاک بنایا ور نہ حسنیٰ کا وعدہ کیسا اور اگر اسلام سے پہلے حالت کفر کی کسی چیز کو پیش کرے تو وہ مردود ہے۔

کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

اَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟

یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یہدم ما قبلہ، جلد: ۱، صفحہ: ۷۳، رقم الحدیث: ۱۲۱)

اور اگر بنارسی داس یا اس کا کوئی چیلا تاریخی رطب و یابس کو پیش کر کے کہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد فلاں صحابی نے یہ کیا۔ اور فلاں صاحب نے یہ کیا تو رب تبارک تعالیٰ نے ایسے ہر بدگو کے منہ میں جواب کا بھاری پتھر دے کر اس کا منہ بند فرما دیا۔ اور بنارسی داس اور اس کے پرکھے رافضیوں سے پہلے ہی ارشاد فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے علموں کی خبر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے بعد تم لوگ کیا کرو گے اس علم و خبر کے باوجود بے نیاز احکم الحاکمین جل جلالہ اپنے محبوب کے پروانوں، جان نثاروں، وارثوں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک.

اب کون بے دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قطعی فیصلہ کے مقابل چودھویں صدی میں پیدا ہو کر پنچ بنے اور معاذ اللہ اللہ کے فیصلے کو غلط ٹھیرا کر جہنمی بتائے۔ اور خود جہنم کی تیاری کرے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جہنمی بنانا کافر بتاتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالی

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نفوس قدسیہ زکیہ میں ہیں جنکو ایمان کے ساتھ دیکھنے والے کو جو دیکھنے والا ہے۔ اُسے حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مبارکباد دی ہے۔ سنی بھائی سنیں اور ایمان تازہ کریں۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ علی آلہ و اصحابہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ ابن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ رَآنِي، وَآمَنَ بِي وطوبى، لمَنْ رَأَنى مَنْ رَآنِي، وَلمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي

وآمن بی طوبی لهم وحسن مآب

یعنی مبارکباد ہو اسے جس نے میرا دیدار کیا اور مجھ پر ایمان لایا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا سب کو مژدہ ہو اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

(السراج المنير ،شرح الجامع الصغير ،جلد: ۲،صفحه :۳۸۴)

حسن ماب فرما کر خصوصی جنت کی بشارت سنادی۔فسبحان اللہ بحمدہ

ارشاد اقدس ہوا، حضرت سیدنا سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَ آمَنَ بِي وَطُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي

یعنی جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔(أخرجه ابن حبان في الصحيح، جلد: ۱۶، صفحه: ۲۱۳ ، رقم الحديث : ۷۲۳۰، السراج المنير شرح الجامع الصغير، جلد: ۲، صفحه: ۳۸۴، مشكوة المصابيح، كتاب المناقب، باب ثواب هذه الامة، صفحه: ۵۸۴، رقم الحديث: ۶۲۹۰)

قرآن وحدیث کے حکم سے ہر صحابي و حضرت معاویہ سے نسبت غلامی و نیاز مندی رکھنا ضروری ہے۔اور جو قرآن وحدیث کا انکار کرے وہ کافر مرتد اسلام سے خارج ہے۔رافضی ہے۔

علامہ محمد بن عابدین شامی صاحب ردالمحتار نے اپنی کتاب "تنبيه الولاة والحكام على احكام شاتم خير الانام او احد اصحابه الكرام" میں فرماتے ہیں:

وأما من سب أحدا من الصحابة فهو فاسق مبتدع بالإجماع إلا إذا اعتقد أنه مباح أو يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة أو اعتقد كفر الصحابة فإنه كافر بالإجماع...

یعنی لیکن جو شخص کسی صحابی کو برا کہے وہ فاسق اور گمراہ ہے۔ باجماع امت مگر جب سب صحابہ کو جانے یا اس پر ثواب ملنے کا حقدار سمجھے جیسے تبرائی رافضی اور اصحاب رسول کو کافر بتائے تو وہ یقینا باجماع امت کافر و مرتد ہے۔ (تنبیہ الولاۃ والحکام علیٰ احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام ج:۱،ص:۳۶۷ط؛سہیل اکیڈمی)

مسلمان دیکھیں کہ قرآن کریم و حدیث فخیم ائمہ دین نے کیا عظمت و شان بیان کی اور زید بے قید سنی عارضی نے کس طرح تبرابازی کی اعوذ باللہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن قطعی الثبوت ہے۔ تو زید یا اس کا گرو بنارسی داس قرآن کی آیتوں کے مقابل قرآن سے ہی اپنے دعوے کو ثابت کرائے ورنہ وہ کھلا ہوا کذاب و دجال فریبی کافر و مرتد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بنارسی داس نے کسی خفیہ راز کی وجہ سے رافضیوں کے تبرے کو اپنے نام سے اچھالنا اختیار کیا ہے زید کے پیچھے سنیوں کی نماز ہرگز نہیں ہوگی۔ متولیوں اور نمازیوں پر فرض ہے کہ ایسے بدمذہب و بدعقیدہ کو فورا امامت سے معزول کر کے کسی سنی صحیح العقیدہ کو امام مقرر کریں۔ اور جو مسلمان زید کے عقائد باطلہ معلوم کرنے کے بعد بھی اسکی اقتداء میں نماز پڑھیں گے ان نمازوں کی قضا ان پر فرض ہے۔ وہ لوگ ان نمازوں کی قضا جلد از جلد ادا کریں۔

حدیث شریف میں ہے: ولا تصلوا علیہم ولاتصلوا معھم۔ نہ ان بدمذہبوں کے جنازے کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔(سنن ابن ماجه ، جلد 1، صفحه 70، رقم الحديث: 92 ، كنز العمال، جلد 6 صفحه 246 رقم الحديث 32526)

زید پر ان عقائد خبثیہ سے جلد توبہ کرنا فرض ہے۔ سب لوگوں کے سامنے توبہ کرے اور صاف صاف تو

بہ نامہ لکھ کر دے۔ اور اگر زید توبہ کرے پھر بھی اسے امامت سے الگ کیا جائے، اور کم از کم دو برس کی مدت دی جائے کہ مسلمان اس کے حسن عقائد اور توبہ پر استقامت کو جانیں، پرکھیں اسکے بعد پھر مقرر کر سکتے ہیں۔ هذا ما عندی واللّٰه تعالی عز و جل ورسوله أعلم صلی اللّٰه تعالی علیه وعلی اله و اصحابه اجمعین

کتبــه

فقیر الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان قادری

برکاتی، رضوی، مجددی، لکھنوی، غفرله و ابویه و اخویه و اہلیه آمین

خطیب جامع مسجد مدنپورہ۔ بمبئی نمبر ۸

الجواب صحیح:

فقیر محمد شفیق احمد قادری اشرفی غفرلہ۔ وارد حال، بمبئی

الجواب صحیح:

نثار احمد غفرلہ۔ مبارکپور

الجواب صحیح و صواب و المجیب مصیب و مثاب:

فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری غفرلہ

مفتی انجمن تبلیغ صداقت رحمت، منزل چھاچھ محلہ۔ بمبئی نمبر ۳

انه لقول فصل و ما هو بالهزل:

حاجی ابوبکر بن حاجی احمد ریشم والے قادری برکاتی رضوی غفرلہ

ناظم اعلی انجمن تبلیغ صداقت رحمت منزل چھاچھ محلہ۔ بمبئی نمبر ۳

ھذا الجواب صحیح:

فقیر سید قدیر احمد اشرفی۔ کچھوچھوی عفی عنہ

الجواب صحیح:

سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی عفی عنہ

کچھوچھہ شریف ضلع: فیض آباد

الجواب مسیب:

سید مرتضیٰ حسینی عفی عنہ

امام و خطیب مسجد کھتریاں۔ جامی محلہ۔ بمبئی نمبر ۳

بدمذہبوں سے میل جول کا شرعی حکم

اس پُر آشوب زمانہ میں گندم نما جَو فروش لوگ بکثرت ہیں، اپنے آپ کو مسلمان کہتے، بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقۃً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں ۔ عام ناواقف مسلمان اُن کے دامِ تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ایسے رافضی، تبرائی، وہابی، دیوبندی، ندوی، قادیانی، نیچری، منہاجی، سراوی وغیرہ بدمذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو ان کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا سب قطعی ممنوع ہے۔

ارشاد رب لم یزل ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

یعنی اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں"۔ (توبہ 23)

﴿ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ﴾

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (هود، آیت: ۱۱۳، کنز الایمان)

صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الهادی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت (پیار) و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، سوره هود، صفحه :۴۳۷)

﴿وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾

اور اگر شیطان تمہیں بھلادے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (الانعام:۶۸)

علامہ اجل شیخ احمد ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ اس ایت کے تحت فرماتے ہیں:

الظالمين يعم الكافر والفاسق والمبتدع والقعود معهم ممتنع

یعنی ظالم سے مراد کافر فاسق اور گمراہ ہے اور ان کے ساتھ ہم مجلسی اور نشست و برخاست ممنوع ہے۔

(تفسيرات احمديه،صفحه :۲۵۵)

شیر بیشۂ اہلسنت علامہ حشمت علی رضوی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور ﷺ سے ہے مگر تمام افراد امت اس میں داخل ہیں اور ہر مسلمان

کے لیے حکم ہے کہ وہ کافروں بے دینوں گمراہوں فاسقوں کی مجالس میں نہ شریک ہوں ان سے دور رہیں۔ خصوصا عوام دین کی باتوں سے ناواقف لوگ توقطعی ان کی صحبت میں نہ بیٹھیں اور نہ ان کی باتیں سنیں۔ آج کل کے وہابیہ رافضیہ خارجیہ نیچریہ وغیرہ گمراہ فرقوں کا بھی یہی حکم ہے اور وہ بھی تحت آیتہ کریمہ داخل ہیں ان کی مجالس میں بھی شریک ہونا ممنوع ہے اگر بھول کر ان میں بیٹھ جائے تو یاد ہونے پر ان کے پاس سے اٹھ آئے"۔(تفسیر جواہر الایقان سورہ انعام جلد 1 صفحہ 425)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾

یعنی اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔(الممتحنہ:۱)

بدمذہبوں سے میل جول ممنوع احادیث مصطفےٰ ﷺ سے بھی ثابت

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ "

ان سے الگ رہو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں ، وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔(صحیح مسلم، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحمّلھا جلد 1 صفحہ 11 رقم الحدیث)

حضرت ابراھیم بن میسرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ وَقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدَمِ الْإِسْلَام

یعنی جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی تواس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب إلخ، صفحہ 31 رقم الحدیث 189)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہ العزیز اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

در توقیر دی استخفاف و استھانت سنت است و این می کشد بویران کردن بنائے اسلام

یعنی بد مذہب کی تعظیم و توقیر میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔(أشعة اللمعات شرح مشکوٰة "، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، جلد 2 ، صفحہ 159)

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْماً وَلَا صَلَوٰةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ

یعنی خدائے تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، نہ فرض، بد مذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل ، جلد 1 ، صفحه 38 رقم الحديث : 49)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب بد مذہب کی اپنی عبادت ہی قبول نہیں ہو رہی ہے تو ان کی اقتدا میں نماز پڑھ کے کیا فوائد۔

حضرت ابو ہریرہ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت أنس ابن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا:

إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوهُمْ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ

یعنی بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے

ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ ہو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (سنن ابن ماجه ، جلد 1، صفحه 70، رقم الحديث : 92 ، كنز العمال، جلد 6 صفحه 246 رقم الحديث 32526)

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ سے روایت ہے، رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ

اور اگر تم ان سے ملو تو انہیں سلام نہ کرو!

(ابن ماجه، كتاب السنّة، باب فى القدر، جلد 1 صفحه 80، رقم الحديث : 92)

ان آیات قرآنی و احادیث سلطانی سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، ان میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں۔ البتہ علماء جو ان بدمذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔ یاد رہے کہ بدمذہبوں کی محفل میں جانا اور ان کی تقریر سننا ناجائز و حرام اور اپنے آپ کو بدمذہبی و گمراہی پر پیش کرنے والا کام ہے۔ ان کی تقاریر آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل ہوں خواہ احادیثِ مبارکہ پر، اچھی باتیں چننے کا زعم رکھ کر بھی انہیں سننا ہرگز جائز نہیں۔ عین ممکن بلکہ اکثر طور پر واقع ہے کہ گمراہ شخص اپنی تقریر میں قرآن و حدیث کی شرح و وضاحت کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بدمذہبی کی بھی ملا دیا کرتے ہیں، اور قوی خدشہ بلکہ وقوع کا مشاہدہ ہے کہ وہ باتیں تقریر سننے والے کے ذہن میں راسخ ہو کر دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ و بے دین کی تقریر و گفتگو سننے والا عموماً خود بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔

فقہ حنفی کی مستند کتاب فتاویٰ عالمگیری میں:

لَا یُجِیبُ دَعْوَةَ الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ لِیَعْلَمَ أَنَّهُ غَیْرُ رَاضٍ بِفِسْقِهِ

(کتاب الکراہیة باب الثانی عشر فی الھدایا و الضیافات جلد 5 صفحہ 422)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

"رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جسکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتاؤ جائز نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تو مطلقاً نہ کریں۔۔۔۔۔بے ضرورت ومجبوری محض کے خالی میل جول بھی نہ رکھیں کہ بدمذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں سے پوری لاگ۔۔۔جاہل کو ان کی صحبت سے یوں اجتناب ضرور ہے کہ اس پر اثر بد کا زیادہ اندیشہ ہے اور عام مقتدا، یوں بچے کہ جہال اسے دیکھ کر خود ہی اس بلا میں نہ پڑیں بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے ملتا دیکھ کر ان کے مذہب کی شناعت ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے"۔(فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 320)

حضور صدر الشریعہ کا فرمان

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: "برادرانِ اسلام بغور سُنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان، اللہ و رسول ﷺ کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور

عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنھیں تم اپنا پیشوانہ سمجھو، جب کہ وہ للہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دشمن ہیں، کیا یہود ونصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے۔؟!کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کرسکتے ہو۔؟ ہرگز نہیں !اِسی طرح یہ لامذہب وبدمذہب تمھارے کسی طرح مقتدا نہیں ہوسکتے"۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ:۲۱۶)

افسوس ہے آج کل کے نام نہاد صوفیوں پر کہ اپنی خانقاہوں میں بدمذہب اشخاص کو مدعو کرتے ہیں ان کی تعظیم وتوقیر کرتے اور ان سے واعظ ونصیحت کراتے ہیں کہتے ہے کہ ہم کسی کو بھی برا نہیں کہے گے یہ صوفیوں کا طریقہ ہے اس سے بھی تبلیغ ہوتی ہے۔ ان دین فروش صوفیوں کو معلوم نہیں کہ ہمارے اسلاف اپنے ایمان کے بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے، لہٰذا باوجود یہ کہ وہ عقیدے میں انتہائی مُتَصَلِّب وپختہ ہوتے پھر بھی وہ کسی بدمذہب کی بات سننا ہرگز گوارانہ فرماتے تھے اگرچہ وہ سو بار یقین دہانی کراتا کہ میں صرف قرآن وحدیث بیان کروں گا۔

چنانچہ سیدنا سعید بن جبیر شاگردِ عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تعالی عَنْہُمَا کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا۔ کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ۔ اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا، وَ لَا نِصْفَ کَلِمَۃ آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے۔ فرمایا، یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

امام محمد بن سیرین شاگردِ انس رَضِیَ اللہُ تعالی عَنْہُ کے پاس دو بدمذہب آئے۔ عرض کی، کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں !فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سنائیں !فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا، تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب وخاسر چلے

گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ فرمایا، میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد:۱۵، صفحہ:۱۰۷)

حاصل کلام: یہ کہ بدمذہب جس کی گمراہی حد کفر تک پہونچی ہو یا نہ ہو ان سے کسی بھی طرح کا میل جول، ان سے شادی بیاہ کرنا، ان کی دعوت قبول کرنا، ان کو اپنی دعوت میں مدعو کرنا، ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ سب ناجائز۔ اور جو شخص اپنے آپ کو صوفی کہتا ہو اور گمراہ لوگوں سے تعلق رکھتا ہے صفی نہیں کوفی ہے وہ جاہل گمراہ ہے ان سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہلسنت وجماعت المعروف مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی اٰلہٖ واصحابہ وبارک وسلم ۔

تخریج:

(مفتی) سید مبارک امجدی، ضیائی،

المتدرب علی الافتاء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی الھند

رانی بنور۔ کرناٹک

بحکم:

سیف رضا، خلیفہ حضور محدث کبیر حضرت مولانا مفتی محمد خلیل قادری، مصباحی

پرنسپل - دارالعلوم مقبول احمدی - ھانگل شریف، ضلع: ھاویری، کرناٹک

AMO